32

تم اپنے مقام کو پہچانو
اور جلسہ سالانہ کے ایام ذکرِ الٰہی میں خرچ کرو

(فرمودہ 21 دسمبر 1951ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''مجھے نزلہ و زکام اور گلے میں درد کی شکایت ہے جس کی وجہ سے میں زیادہ لمبا خطبہ نہیں پڑھ سکتا۔ اس مجبوری کی وجہ سے آج میں صرف چند کلمات بیان کر دینا چاہتا ہوں تا اِس طرح گلے کی حفاظت ہو جائے اور میں جلسہ سالانہ کے موقع پر اِس قابل ہو جاؤں کہ تقاریر کر سکوں۔

میں نے جماعت کو بارہا اِس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمارے جلسہ سالانہ کے ایام ایک دینی عبادت کا رنگ رکھتے ہیں۔ اس لیے ان ایام کو زیادہ سے زیادہ ذکرِ الٰہی اور عبادت میں صَرف کرنا چاہیے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجود اِس کے کہ میں جماعت کو سالہا سال سے اِس طرف توجہ دلا رہا ہوں اِس پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا۔ بعض لوگ جلسہ کے دوران میں بازار میں پھرتے رہتے ہیں یا دکانوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ جلسہ سالانہ سے پوری طرح فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ پہلے پہلے یہ بات اُن لوگوں کی وجہ سے تھی جو غیر احمدیوں میں سے

جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے تھے۔ وہ جلسہ کے مقام کے قریب جمع ہو کر باتیں کرتے رہتے تھے یا دکانوں پر بیٹھے باتیں کرتے رہتے تھے۔ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ آہستہ آہستہ جماعت کے کمزور طبقہ نے بھی اس عادت کو اختیار کر لیا اور ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ یہ سمجھا کہ جو لوگ یہ حرکت کر رہے ہیں وہ اچھے اور مخلص لوگ ہیں حالانکہ وہ غیر احمدی تھے اور جب تک انہیں ہدایت نہیں ملتی ہمارا جلسہ سالانہ اُن کے لیے میلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے میلہ سمجھ کر یہ بات کی اور جماعت کے کمزور طبقہ نے انہیں مخلص سمجھ کر یہ بات کی۔ پھر ان سے زیادہ مخلص لوگوں نے انہیں مخلص سمجھ کر یہ بات کی۔ اب یہ مرض زیادہ ہو گیا ہے اور جلسہ سالانہ پر آنے والوں کا دس یا پندرہ فیصدی حصہ ایسا ہوتا ہے جو جلسہ سالانہ سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اس کے ذمہ دار ہمارے دکاندار بھی ہیں جو چند پیسوں کی خاطر اس عظیم الشان موقع کو اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیتے ہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ اگرچہ مکہ میں دین کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے لیکن وہاں یہ بات تیرہ سو سال سے محفوظ چلی آئی ہے کہ نمازوں کے وقت سارے کے سارے لوگ نماز کی طرف بھاگ پڑتے ہیں۔ خانہ کعبہ میں تو سب لوگ نہیں آتے وہ زاویوں 1 میں آجاتے ہیں۔ یہ خوبی ان میں ایسی پائی جاتی ہے کہ اُن پر رشک آتا ہے کہ تیرہ سو سال تک انہوں نے عبادت کے مقام کی اہمیت کو نہیں بُھلایا۔ جو لالچ ہمارے دُکانداروں کو ہے وہی لالچ انہیں بھی ہے، جو فائدے ہمارے دکانداروں کو حاصل ہو سکتے ہیں وہی فائدے انہیں بھی حاصل ہو سکتے ہیں لیکن جونہی اذانیں ہوتی ہیں لوگ مسجد کی طرف بھاگے آتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اذان سنتے ہی سارے کے سارے لوگ مسجد میں آجاتے ہیں اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو مسجد میں نہیں آتے لیکن اکثر لوگ جو بظاہر کمزور نظر آتے ہیں اُن کی کمزوری کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ میں نے وہاں دیکھا کہ نماز کے وقت ایک دکاندار اپنی دکان کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھا رہتا تھا۔ ہم بھی چونکہ دوسرے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے اس لیے ہمیں بھی اُس وقت گریزاں ہونا پڑتا تا کہ خواہ نخواہ جھگڑے کی کوئی صورت پیدا نہ ہو جائے۔ ہم اِدھر اُدھر بیٹھ جاتے اور جب دوسرے لوگ نماز پڑھ لیتے ہم اپنی نماز ادا کر لیتے۔ ہم نے وہ دکان دیکھی تو خیال کیا یہ اچھا موقع ہے وہاں بیٹھ کر ہم بھی یہ وقت گزار لیں۔ چنانچہ ہم اُس کے پاس چلے گئے۔ بظاہر وہ دیندار معلوم ہوتا تھا۔ ہم نے اُس سے سوال کیا کہ

ہم تو مجبور ہیں ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں کہ یہ لوگ نماز ختم کرلیں اور ہم ان کے بعد نماز پڑھ لیں گے لیکن تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ نماز میں شریک کیوں نہیں ہوتے؟ اُس نے کہا میری بھی وہی وجہ ہے جو آپ کی ہے۔ میں نام کا حنبلی ہوں لیکن اصل میں وہابی۔ مجھے ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے کراہت آتی ہے کیونکہ ان میں شرعی نقائص ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں دروازے بند کر کے بیٹھا رہتا ہوں۔ جب یہ لوگ نماز ختم کر لیتے ہیں تو میں نماز پڑھ لیتا ہوں۔ گویا جنہیں ہم کمزور خیال کرتے تھے مزید تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ اُن کی کمزوری بھی کوئی دینی وجہ تھی۔ گویا اتنے تنزل کے بعد بھی اُس شہر کے لوگوں نے یہ خوبیاں اپنے اندر قائم رکھیں جو ہمارے دکانداروں کے لیے بڑی قابلِ شرم بات ہے۔ انہیں بھی پیسہ کی ضرورت ہے۔ پیسہ کمانے کے مواقع اُن کے لیے بھی ہیں مگر وہ دین کے لیے قربانی کرتے ہیں۔ سیدھی بات ہے کہ جسے ضرورت ہے وہ ضرور چائے پیئے گا اور جب اُس نے چائے ضرور پینی ہے تو وہ اُس وقت تک انتظار کرے گا جب تک تم نماز پڑھ کے واپس نہیں آتے۔ پس یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے کہ دکانداری کی وجہ سے نماز باجماعت ادا نہ کی جائے۔ اس بات کے ذمہ دار جہاں دکاندار ہیں وہاں ایک حد تک اس کی ذمہ داری باہر سے آنے والوں پر بھی ہے۔ اس لیے میں دونوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے مقام کو پہچانو، اِن دنوں کی اہمیت کو پہچانو، اپنی ذمہ داریوں کو پہچانو اور یہ دن ذکرِ الٰہی میں خرچ کرو اور لغویت سے بچو۔ اور نہ صرف تم خود یہ ایام ذکرِ الٰہی میں خرچ کرو بلکہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی سمجھاؤ کہ بیشک تم ہمارے پیچھے نماز نہ پڑھو، ہمارے ساتھ مل کر ذکرِ الٰہی نہ کرو لیکن نماز پڑھنا اور ذکرِ الٰہی کرنا تو تمہارے عقیدہ کے لحاظ سے بھی ضروری ہے اس لیے تم بھی ان ایام کو عبادت اور ذکرِ الٰہی میں صَرف کرو"۔

خطبہ ثانیہ میں فرمایا:

"میں نماز کے بعد کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔ اِس ہفتہ میں تین چار دوست جو اپنی اپنی جگہ کے بہت ہی اہم احمدی تھے فوت ہوئے ہیں۔ چنانچہ آج ہی خبر آئی ہے کہ گجرات میں ملک برکت علی صاحب جو پرانے احمدی تھے اور کسی زمانے میں وہاں کے امیر جماعت تھے فوت ہو گئے ہیں۔ ملک عبدالرحمان صاحب خادم ان کے لڑکے ہیں۔

دوسری اطلاع یہ آئی ہے کہ مردان کے ایک احمدی خان یعقوب خاں صاحب وکیل

جو وہاں کی جماعت کے ستون تھے اور اخلاص میں خاصی ترقی کر رہے تھے تین چار دن ہوئے پشاور آئے۔ وہاں مچھلی کا عام رواج ہے۔ انہوں نے مچھلی کھائی اور بے احتیاطی سے اُس کے بعد پانی پی لیا جس کی وجہ سے اسہال شروع ہو گئے اور وہ فوت ہو گئے۔

چودھری ابوالہاشم صاحب مرحوم کے داماد شمس الدین صاحب کے والد مولوی محمد یاسین صاحب ضلع پنبہ بنگال میں فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم بہت اخلاص والے تھے اور اپنی جماعت کے اہم رکن تھے۔

ایک جنازہ چودھری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال کے والد حافظ عبدالعزیز صاحب کا ہے جو سیالکوٹ میں فوت ہوئے۔ ان کی بیعت 1896ء کی تھی۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں ان کا جنازہ پڑھا چکا ہوں لیکن چونکہ پوری طرح یاد نہیں اس لیے میں ان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

مولوی امیرالدین صاحب جو پروفیسر علی احمد صاحب کے حقیقی بھائی تھے جمگاؤں ضلع بھاگل پور میں فوت ہو گئے ہیں۔

اِسی طرح مولوی خیرالدین صاحب مہاجر قادیان حال راہوالی ضلع گوجرانوالہ کی اہلیہ چراغ بی بی صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور اُن کی بیعت 1906ء کی تھی۔

یہ چھ جنازے ہیں جو میں نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ اِن میں سے چار دوست ایسے ہیں جو صحابی تھے اور اپنی اپنی جگہ پر جماعت کے اہم رکن تھے"۔

(الفضل 25 دسمبر 1951ء)

1 : زاویوں: زاویہ کی جمع بمعنٰی گوشہ، کونا (فیروز اللغات اردو جامع فیروز سنز لاہور)